پاکستان کا استحکام: قائد اعظم کے افکار کی روشنی میں

عامرہ رسول

Aamira Rasool

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Quaid-e-Azam was a firm advocate of two nation theory which became the ideological basis of Pakistan. Quaid-e-Azam wanted to establish an Islamic system as a code of life because he believed that it was the sole objective of Pakistan movement. As a Pakistani if we want to make our country strong we should follow the Quaid speeches.

بابائے قوم اپنی زندگی کے آخری لمحات تک ملک و ملت کے استحکامیت کے لیے کوشاں رہے۔ پاکستان کا قیام انسانی تاریخ کا ایک عظیم واقع ہے۔ پاکستان کی بنیاد صرف دوقومی نظریے پر رکھی گئی تھی اور نظریہ کبھی بھی ایک دو سال کی پیداوار نہیں ہوتا لیکن اگر آج ہم اپنے ملک پر نظر ڈالتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان قائم ہونے کے باوجود ان مقاصد سے ہم آہنگ نہیں ہوا جو قیام پاکستان کے وقت پیش نظر تھے۔ ہم پاکستان کے استحکام کو اگر فروغ دینا ہے تو قائد اعظم کے پیش نظر جو مقاصد تھے جن کے حصول کے لیے اتنی طویل جدوجہد کی گئی ان کو ذہن میں لانا ہوگا۔ کیونکہ قیام پاکستان کا مقصد ایک عظیم نظریاتی، روحانی اور تہذیبی مقصد کے پیش نظر تھا۔ ہمیں قائد اعظم کے فرمودات اور خطابات کے مطابق اپنا نظریہ، اپنی شناخت اور اپنی روایات کی پاسداری کا مضبوطی سے خیال رکھنا ہوگا۔ یہی بنیادی نکتہ قائد اعظم کے پیش نظر تھا۔ قائد اعظم پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ سمجھتے تھے۔ وہ فرقہ واریت، صوبائیت کو ایک لعنت سمجھتے تھے۔ ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء کو قائد اعظم نے پاکستان کے نصب العین کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

> ’’ہمارا نصب العین اور ہماری جدوجہد کسی فرقے اور قوم کو نقصان پہنچانا نہیں ہے اور نہ ہی دوسروں کی ترقی اور مفاد میں روڑا اٹکانا ہے۔ ہمارا منشا ہے بلکہ ہم اپنی حفاظت آپ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس ملک میں باعزت اور آزاد انسان کی طرح زندہ رہنا چاہتے ہیں

اور آزاد ہندوستان میں آزاد اسلام کی تمنا رکھتے ہیں۔''(۱)

آج مسلم ممالک کے اندر جو نفاق نظر آتا اس کو ختم کرنا ہوگا۔ آج ہم افغانی، کشمیری، پاکستانی ہو کر نہ سوچیے بلکہ تمام دنیا میں جہاں بھی مسلمان موجود ہیں ان کو ایک ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے قائداعظم بھی ذات پات، رنگ و نسل کی قید سے مسلمانوں کو آزاد کرا کے اخوت اتحاد سے ایک جھنڈے تلے جمع کرنا چاہتے تھے۔ ان کے خیال کے مطابق اگر تمام مسلمان متحد ہو جائیں تو پاکستان بن کر رہے گا۔ جہاں تک پاکستان کے اقتصادی نظام کا تعلق ہے تو ہماری قومی معیشت تباہ ہو رہی ہے۔ ملک قرضوں کے بوجھ تلے ڈوبتا جا رہا ہے۔ اگر ہم ملک کے اقتصادی نظام کو قائداعظم کے فرمودات کی روشنی میں سمجھیں تو کس حد تک اس نظام کو پسند کیا جا سکتا ہے۔ قائداعظم پاکستان کا اقتصادی نظام اسلامی اصولوں کے مطابق چاہتے تھے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

> ''سٹیٹ بینک آف پاکستان مملکت کے لیے ایک ایسا ٹھوس اقتصادی نظام تیار کرے گا جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہوگا ہمیں اپنا مستقبل اپنے اصولوں پر استوار کرنا چاہیے تا کہ اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں پر پاکستان کا اقتصادی اور مالی نظام قائم کیا جائے۔ مسلمان اسی طرح اپنا مشن پورا کر سکیں گے اور امن و صلح کا وہ پیغام بھی دنیا کو دے سکیں گے جو فلاح و بہبود اور خوشحالی کا وسیلہ بن سکتا ہے۔''(۲)

قائداعظم پاکستان میں اسلامی نظام حکومت چاہتے تھے اور تمام قوانین میں اسلام کو پیش نظر رکھنا چاہتے تھے۔ انہیں اسلامی تعلیمات سے بے حد گہرا لگاؤ تھا اور اسوۂ حسنہ کی ترویج و اشاعت ان کا مدعا و مقصد تھا۔ ۱۱/اکتوبر کو قائداعظم نے افسران حکومت سے فرمایا:

> ''پاکستان کے نظام حکومت کی بابت میں پھر یہ کہوں گا اور نہایت پُر زور طریقے سے کہوں گا کہ ہم نے اس سلسلہ میں جو پالیسی طے کی ہے اس پر پوری طرح کاربند رہیں گے۔ پاکستان میں جو اقلیتیں ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت کرتے رہیں گے اور ان کے ساتھ انصاف کریں گے چونکہ حکومت کی اس پالیسی کو عملی جامعہ پہنانے کی ذمہ داری عمال حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اس لیے دیکھنا ان کا فرض ہے کہ اس پر کماحقہٗ عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ تا کہ ہم پر یہ الزام نہ آئے، ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ عمال حکومت ہمیں اس سلسلہ میں مایوس نہ کریں گے۔''(۳)

پاکستان کی تاریخ کا اگر بغور جائزہ لیں تو جن تین اہم بحرانوں کا ہم شکار رہے ہیں:

۱۔ جمہوریت کا مسئلہ

۲۔ ایک قابل عمل وفاقی نظام کا مسئلہ اور

۳۔ ریاست اور مذہب کے تعلق کا مسئلہ۔

یہ تینوں امور قیام پاکستان سے پہلے بھی سیاست میں موجود تھے ان کے متعلق قائداعظم کا طرزفکر واضح طور پر قائداعظم کے خطابات میں موجود ہے۔ آج بھی ہم اپنے ملک کی داخلہ اور خارجہ پالیسی کو قائد کے افکار کے مطابق دیکھیں تو ترقی کے اسباب پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ الغرض ہم نے اب بھی اپنی غلطیوں سے سبق حاصل نہ کیا تو تصورات و افکار قائد داستانوں کی طرح کتابوں میں پڑھنے کے لیے رہ جائیں گے۔

حوالہ جات

۱۔ رئیس احمد حضوی، مولانا، خطابات قائداعظم، لاہور: مقبول اکیڈمی، فروری ۱۹۶۲ء، ص: ۲۲۳

۲۔ حمید انور، نعرۂ حق، لاہور: ملک بک ڈپو، ۱۹۵۳ء، ص: ۹۱

۳۔ رئیس احمد حضوی، مولانا، خطابات قائداعظم، ص: ۵۸۵

☆......☆......☆